۳ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ کو ہونے والے مدنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ

ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت (قسط: 128)

دُعا میں دِل نہ لگنے کی وجہ

- کیا مصائب کا آنا اللہ پاک کی ناراضی کے سبب ہے؟ 05
- محرم میں ناخن کاٹنا کیسا؟ 10
- انجانے میں ظلم ہو گیا تو کیا کیا جائے؟ 11
- کیا عمرے کے لیے جمع کی گئی رقم کو خرچ کر سکتے ہیں؟ 18

ملفوظات:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

پیشکش: مجلس المدینۃ العلمیہ (دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

دُعا میں دِل نہ لگنے کی وجہ[1]

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۱۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے اِنْ شَآءَ اللّٰه معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جس نے دِن اور رات میں میری طرف شوق و مَحبّت کی وجہ سے تین تین مَرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ پاک پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دِن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔[2]

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

دُعا میں دِل نہ لگنے کی کیا وجہ ہے؟

سُوال: بعض اوقات دُعا مانگتے وقت ہاتھ اُٹھانے بھاری ہو جاتے ہیں، کبھی ذہن بٹ جاتا ہے اور کبھی تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہاتھ اُٹھانا پسند نہیں کیا جارہا اِس کی کیا وجہ ہے؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: جس کی دُعا مانگنے کی عادت نہ ہو تو وہ جلدی تھک جاتا ہے۔ جب میری مدینۂ منورہ زَادَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَّ تَعْظِيْمًا حاضری ہوئی تو وہاں دیکھا کہ ڈاکٹر رِضوان صاحب[3] ہاتھ اُٹھا کر ایک ایک دو دو گھنٹے تک مسلسل عربی میں دُعا مانگتے ہیں اس پر مزید حیرت کی بات یہ ہے کہ وہ جس طرح بیٹھے ہوتے تھے اُسی طرح بیٹھے رہتے تھے، اپنے بیٹھنے کا اَنداز بھی اِس دوران تبدیل نہیں فرماتے، چونکہ یہ ان کی عادت بن چکی ہے لہٰذا اتنی دیر تک ہاتھ اُٹھائے رکھنے اور دُعا کرنے سے انہیں

---

1 ...... یہ رِسالہ ۳ مُحَرَّمُ الْحَرام ۱۴۴۰ھ بمطابق 13 ستمبر 2018 کو عالمی مَدَنی مَرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہونے والے مَدَنی مذاکرے کا تحریری گلدستہ ہے، جسے المدینۃ العلمیۃ کے شعبہ ”ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت“ نے مُرتَّب کیا ہے۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

2 ...... معجم کبیر، قیس بن عائذ ابو کاھل، ۱۸/ ۳۶۲، حدیث: ۹۲۸۔

3 ...... ڈاکٹر رضوان قادری مدنی صاحب جانشینِ قطبِ مدینہ مولانا فضل الرحمٰن قادری مدنی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْه کے بیٹے اور جانشین ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنّت)

www.dawateislami.net

تھکن نہیں ہوتی ہو گی۔ جس کی دُعا مانگنے کی عادت نہ ہو اور وہ کبھی کبھار دُعا مانگنے کی سعادت پاتا ہو وہ جلدی تھک جائے گا، کبھی ناخنوں سے کھیلے گا اور کبھی اِدھر اُدھر کھجانا شروع کر دے گا، پھر تھوڑا سا وقت گزار کر اپنے چہرے پر ہاتھ پھیر لے گا۔ دَورانِ دُعا دِل نہ لگنا نفس کی شرارت کی وجہ سے ہے۔ اگر کوئی شخص تھکن کی وجہ سے ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہ مانگ سکے نیز نفس و شیطان بھی دُعا میں دِل نہ لگنے دیں تو بغیر ہاتھ اُٹھائے بھی دُعا مانگی جا سکتی ہے کیونکہ ”دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھانا سنّت ہے۔“[1] لہٰذا اگر کوئی ہاتھ اُٹھا کر دُعا نہ بھی کرے تو گناہ گار نہیں ہو گا۔

کیا نیکیوں میں دِل لگنے میں طبیعت کا بھی دَخل ہے؟

سُوال: دُعا یا کسی بھی نیک کام میں دِل لگنے یا نہ لگنے میں غالباً طبیعتوں کا اِعتبار ہے مثلاً کوئی متقی پرہیز گار اور کم گو اسلامی بھائی ہو وہ اگر کسی ایسی محفل میں جا پھنسے جہاں اِدھر اُدھر کی فضول گفتگو کی جا رہی ہو اور عجیب و غریب ماحول بنا ہوا ہو تو وہ اسلامی بھائی اس ماحول میں تنگ آ جائے گا اور جلد از جلد وہاں سے نکلنے کی کوشش کرے گا۔ اِس کے بَرعکس اگر کوئی ایسا شخص ہے جس کو نیکیوں بھری گفتگو میں کوئی خاص دِل چسپی نہ ہو وہ اگر کسی ایسی مجلس میں جا بیٹھے جہاں مَدَنی اِنعامات، مَدَنی قافلے اور دِیگر نیکیوں کی باتیں ہوں تو اس شخص کے لیے اس مجلس میں رُکنا شاید دُشوار ہو جائے، اِسی وجہ سے وہ چاہے گا کہ گفتگو کا موضوع تبدیل ہو۔ تو ان دو مختلف طبیعتوں والے لوگوں کی خواہش سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ نیکیوں میں دِل لگنے یا نہ لگنے کا تعلق اِنسان کی اپنی طبیعت پر موقوف ہے، آپ اِس حوالے سے کچھ راہ نمائی فرما دیجیے۔

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: جی ہاں! ایسا بھی ہے۔ جیسے ہمارے یہاں ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت کی کتنے لوگوں کو دعوت دی جاتی ہے اور شریک کتنے لوگ ہوتے ہیں پھر جو لوگ شرکت کے لیے آتے ہیں وہ کتنی دیر شرکت کرتے ہیں کسی سے ڈھکا چُھپا نہیں ہے۔ جن کو ہفتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع اور مَدَنی مذاکرے میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے اور وہ شریک نہیں ہوتے، ان میں کتنے ہی ایسے ہوتے ہوں گے جو تین تین گھنٹے تک ٹکٹکی باندھے فلمیں دیکھتے

[1] ...... مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۷۔

ہوں گے بلکہ بعض تو ایک ہی دِن میں دو دو فلمیں دیکھنے سے بھی نہیں اُکتاتے ہوں گے تو اِس کا یہی مطلب ہوا کہ اِنسان کا نفس جس چیز کا عادی ہو جائے اس کام کے کرتے وقت اُکتاہٹ محسوس نہیں ہوتی۔ جن لوگوں کا نفس گناہوں کا عادی ہو جاتا ہے تو ان کا نیکیوں میں دِل نہیں لگتا۔ اِسی طرح جس کا دِل نیکیوں کی طرف مائل ہو وہ گناہوں سے کتراتا ہے، اگر وہ کسی ایسی مجلس میں پھنس جائے جہاں گناہوں بھری گفتگو جاری ہو اور غیبت وغیرہ کا بازار گرم ہو تو اس کو وہاں گھبراہٹ شروع ہو جاتی ہے وہ اس مجلس سے جلد از جلد بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ حقیقتاً یہی شخص خوش نصیب ہے جس کا گناہوں بھری محفل میں دِل نہیں لگتا۔ نیز جن لوگوں کا نیکیوں بھری محفل میں دِل نہیں لگتا انہیں چاہیے وہ زبردستی ان محافل میں دِل لگانے کی کوشش کریں، آہستہ آہستہ دِل لگ ہی جائے گا، جب دِل لگ گیا تو خوب مزہ بھی آنے لگے گا، جیسے بیمار شخص کو غذا اچھی نہیں لگتی اس کے باوجود وہ زندہ رہنے کے لیے کھاتا ہے پھر اس کی طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے تو اسے کھانا وغیرہ کھانے میں کوئی دُشواری نہیں ہوتی، اِسی طرح ہم لوگ گناہوں کے مریض بن چکے ہیں جس کی وجہ سے نیکیاں موافق نہیں آتیں اور ہمارا نیکیوں میں دِل نہیں لگتا، ہمیں زبردستی نیکیاں کرنی چاہئیں تاکہ یہ بیماری دور ہو سکے۔

رِشتہ جوڑتے وقت دِینی فوائد کو ترجیح دیجیے

سُوال: اگر کسی اسلامی بہن کی یہ خواہش ہو کہ اس کا رِشتہ سنتوں کے پابند نیک نمازی شخص کے ساتھ ہو اور سُسرال کا ماحول بھی نیکیوں بھرا ہو، یوں ہی بعض اسلامی بھائی بھی یہ چاہتے ہیں کہ ان کا رِشتہ کسی ایسی اسلامی بہن سے ہو جو جامعۃ المدینہ (للبنات) میں پڑھنے والی، نمازوں کی پابند اور مَدَنی ماحول والی ہو لیکن گھر والے ایسی جگہ رِشتہ کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تو انھیں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن سنتوں اور نیکیوں کے پابند رِشتے سے منسلک ہونا چاہتے ہیں مگر ان کے گھر والے رضامند نہیں ہوتے تو یہ یقیناً تشویش کی بات ہے، ان کے مزاج کے خلاف کسی گھرانے میں رِشتہ ہو گیا تو ہم آہنگی نہ ہونے کی وجہ سے لڑائی جھگڑے ہوں گے اور گھر چلنا مشکل ہو جائے گا۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام مُعاملات بالخصوص رِشتہ داری قائم کرنے میں ہرگز دِینی فوائد سے صرفِ نظر نہ کریں۔ مُشاہدہ یہی ہے کہ جب لوگ کسی سے رِشتے

www.dawateislami.net

کی بات کرتے ہیں تو لڑکے کی نوکری کام کاج اور آمدنی کا تو سُوال کرتے ہیں مگر کوئی یہ نہیں پوچھتا کہ نماز پڑھتا ہے یا نہیں، جو کماتا ہے وہ حلال ذَریعے سے کماتا ہے یا نہیں، بس فکر صرف اِس بات کی ہوتی ہے کہ کماتا کتنا ہے! اِس طرح کی سوچ اور ایسے رَویوں کی وجہ سے ہی مسلمان پستی کا شکار ہیں۔ اللہ پاک مسلمانوں کو پستیوں سے نکال کر ان کی عزتوں کو بحال فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

بہر حال جو اسلامی بھائی یا اسلامی بہن سنتوں کے پابند رِشتے کے خواہش مند ہوں اور گھر والے اس پر رضامند نہ ہوں تو انھیں چاہیے شور شرابا کرنے کے بجائے حکمتِ عملی اور صبر و تحمل کا دامن تھامے رہیں اور گھر کے کسی ایسے فرد کے سامنے اپنا مُطالبہ رکھیں جو نرم گوشہ ہو مثلاً بھائی بہن یا والد وغیرہ یوں مِل جل کر مُعاملہ حل کرنے کی کوشش کریں اللہ پاک نے چاہا تو راہ ہموار ہو گی اور مسئلہ حل ہو جائے گا۔

اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں

سُوال: بعض والدین مَدَنی ماحول میں ہونے کی وجہ سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بہو یا داماد نیک، متقی، پرہیزگار اور باحیا ہو لیکن ان کی اَولاد ایسی جگہ رِشتے کے لیے تیار نہ ہو جہاں مذہبی ماحول ہو بلکہ اَولاد کا تقاضا ہو کہ رِشتہ وہاں کیا جائے جہاں مذہبی رُجحان زیادہ نہ ہو، ایسی صورت میں والدین پھنس جاتے ہیں اور ان کے لیے کوئی فیصلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ یوں ہی بعض اوقات لڑکے کے والدین مذہبی ماحول کی اسلامی بہن سے اپنے بیٹے کا رِشتہ کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان کا بیٹا دِینی حوالے سے کمزوری کا شکار ہوتا ہے ان کی سوچ یہ ہوتی ہے کہ بہو نیک متقی ہو گی تو ہمارے بیٹے کو بھی نیک بنا دے گی لیکن ان کا بیٹا اس بات پر راضی نہیں ہوتا یا پھر ان کو ایسی کوئی اسلامی بہن نہیں مل پاتی اِس صورت میں والدین کیا کریں؟

(نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: اَولاد کا والدین کی خواہش کے باوجود مذہبی ماحول میں شادی کے لیے تیار نہ ہونے کی وجہ والدین خود ہیں کہ انہوں نے شروع سے ہی اپنی اَولاد کو دِینی ماحول مہیا کرنے میں کوتاہی بَرتی، گھر میں گناہوں بھرے چینلز چلتے رہے، جن میں ان کی اَولاد گانے باجے سنتی اور عشقیہ فسقیہ مَناظر دیکھتی رہی، نماز نہ پڑھنے پر والدین کی طرف سے کوئی تَرغیب

نہیں دی گئی۔ اَولاد طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہے والدین کو کوئی پَرواہ ہی نہیں، والدین نے اَولاد کو بچانے کی کبھی کوشش ہی نہیں کی اب اگر اَولاد ان کی بات نہیں مان رہی، ان کی خواہش کو ترجیح نہیں دے رہی تو یہ ان ہی کا کیا دَھرا ہے اور اپنے ہاتھ کے کیے کا کوئی علاج نہیں۔ والدین نے خود ہی اپنی اَولاد کے کِردار کو تباہ کر دیا، نہ انہیں دِین سکھایا نہ قرآن پڑھایا نہ ہی کوئی دِینی کتاب پڑھنے کی تَرغیب دی بلکہ اسلامی ماحول سے ہی دور رکھا تو اَولاد کو کیسے اپنے والدین کے حقوق معلوم ہوں گے! اب وہ ان کی بات کیسے مان سکتی ہے! اب اس اَولاد کو سمجھانے کے سِوا کوئی چارہ نہیں ہے۔

کیا مَصائب کا آنا اللہ پاک کی ناراضی کے سبب ہے؟

سُوال: مجھ پر بہت زیادہ مصیبتیں ہیں مجھے لگ رہا ہے کہ میرا رِشتہ اللہ پاک سے کمزور ہو گیا ہے، میں کیا کروں؟

جواب: کسی پر بہت زیادہ مصیبتوں کا آنا اِس بات کی دَلیل نہیں کہ اللہ پاک سے اُس کا تعلق کمزور ہو گیا ہے کیونکہ اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر بھی طرح طرح کی مصیبتیں آئی ہیں حتّٰی کہ بعض اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کفار نے شہید تک کر دیا۔ یوں ہی امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ پر بھی میدانِ کربلا میں یزیدیوں نے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے اور آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کو شہید کیا تو کیا اِس کا یہ مطلب ہے کہ مَعَاذَ اللہ اَنبیائے کِرام عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ کا اللہ پاک سے تعلق کمزور تھا؟ ہرگز ایسا نہیں بلکہ یہ نادانی بھری سوچ ہے جو بالکل دُرُست نہیں کہ مصیبتوں کا آنا اللہ پاک سے تعلق کے کمزور ہونے کی وجہ سے ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ "جس کا جتنا بلند مَرتبہ ہو گا اُس پر آزمائشیں بھی اتنی ہی آئیں گی۔"(1) یاد رَکھیے! جو لوگ نیکیوں کی وجہ سے بلند مقام حاصل نہیں کر پاتے اور ان میں کچھ کمی یا کمزوری ہوتی ہے تو اللہ پاک ان کو دُنیوی آزمائشوں میں مبتلا فرما کر ان کی کمزوری کو ختم فرما دیتا ہے اور بعض اوقات اَعمال اور مَرتبے میں کسی قِسم کی کمی نہیں ہوتی مگر اللہ پاک ان کے مزید دَرَجات بلند کرنا چاہتا ہے اِس وجہ سے ان کو آزمائش میں مبتلا فرما دیتا ہے جیسے امامِ عالی مقام حضرتِ سَیِّدُنا امامِ حسین رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ صحابیٔ رَسُول ہونے کے ساتھ ساتھ نواسۂ رَسُول بھی ہیں آپ رَضِیَ اللہُ عَنۡہُ میں کس فضیلت کی کمی تھی اس کے باوجود آپ

(1) ...... ابن ماجه، کتاب الفتن، باب الصبر علی البلاء، ۴/۳۶۹، حدیث: ۴۰۲۳ ماخوذاً۔

www.dawateislami.net

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ پر سخت ترین مصیبتیں آئیں لٰہذا یہ مصیبتیں آپ میں موجود کسی کمزوری کی وجہ سے نہیں بلکہ محض آپ کے دَرَجات کی بلندی کے لیے تھیں جسے ہماری عقلوں کی پَرواز نہیں چھو سکتی۔یوں ہی پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو طرح طرح کی تکلیفیں دی گئیں حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا:”دِین کی راہ میں سب سے زیادہ مجھے ستایا گیا ہے۔“(1) تو کیا یہ کہا جاسکتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ذات میں مَعَاذَ اللّٰہ کوئی کمی تھی؟ ہر گز نہیں،بلکہ کسی میں کچھ کمی ہو تو وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نگاہوں سے پوری ہو جاتی ہے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں کسی بھی قسم کی کمی کا ہونا ممکن ہی نہیں۔ یہ تو اللہ پاک کی مَشیت ہے کہ وہ مَصائب و آلام کے ذَریعے اپنے بندوں کے دَرَجات کو بلند فرماتا ہے لٰہذا اگر کسی پر کوئی پریشانی یا مصیبت آئی ہو اور اس نے رونا دھونا کیا ہو تو اسے فوراً رُجوع کر کے اللہ پاک کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔(2)

جے سوہنا میرے دُکھ وِچ راضی
میں سکھ نوں چُلّھے پاواں

پیارے مبلغ معمولی سی مشکل پر گھبراتا ہے — دیکھ حسین نے دِین کی خاطر سارا گھر قربان کیا
رونا مصیبت کا مَت رو تو پیارے نبی کے دِیوانے — کرب و بلا والے شہزادوں پر بھی کچھ دھیان کیا

اگر ساس طعنے دے تو بہو کیا کرے؟

سُوال: اگر عورت عِدَّت میں بیٹھی ہو اور ساس اُسے شوہر کے مارنے کا طعنہ دے بلکہ گالیاں تک دے، ایسے میں وہ

---

1 ...... ترمذی، کتاب صفة القیامة والرقائق والورع، ۳۴-باب، ۲۱۳/۴، حدیث: ۲۴۸۰ ماخوذاً۔

2 ...... پارہ 25 سورۃُ الشّوریٰ کی آیت نمبر 30 میں اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:﴿وَمَاۤ اَصَابَكُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ اَیْدِیْكُمْ وَ یَعْفُوْا عَنْ كَثِیْرٍؕ۝۳۰﴾ ترجمۂ کنزالایمان:”اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔“اِس آیتِ کریمہ کے تحت صَدرُ الافاضِل حضرت علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدِّین مُراد آبادی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ خطاب مومنین مکلّفین سے ہے جن سے گناہ سرزد ہوتے ہیں، مُراد یہ ہے کہ دُنیا میں جو تکلیفیں اور مصیبتیں مومنین کو پہنچتی ہیں اکثر ان کا سبب ان کے گناہ ہوتے ہیں، ان تکلیفوں کو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفّارہ کر دیتا ہے اور کبھی مومن کی تکلیف اس کے رَفعِ دَرَجات کے لئے ہوتی ہے۔ (خزائن العرفان، پ ۲۵، الشوریٰ، تحت الآیۃ:۳۰)

عورت کیا کرے؟

جواب: صبر کرے۔

ہے صبر تو خزانہ فردوس بھائیوں
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

ماہِ محرم الحرام بھی صبر ہی کا دَرس دیتا ہے، میدانِ کربلا میں اہلِ بیتِ اَطہار پر کس قدر مَظالم ڈھائے گئے انہوں نے اس پر صبر ہی فرمایا لہٰذا وہ اسلامی بہن بھی صبر ہی کرے کہ اِس کے علاوہ کوئی حل بھی نہیں ہے۔ بے چاری ساس اس طرح بول کر خواہ مخواہ گناہ گار ہو رہی ہے، اسے سمجھانے کے سِوا کوئی راستہ نہیں ہے۔

امیرِ اہلِ سنّت کی مواجہہ شریف پر حاضری کی ویڈیو نہ آنے کی وجہ

سُوال: یاسیدی! آپ کو حجِ مبرور بہت بہت مبارک ہو، عرض یہ ہے کہ آپ کی سنہری جالیوں اور مواجہہ شریف کی حاضری کے وقت کی کوئی ویڈیو وغیرہ نہیں آئی، اِس کی کیا وجہ ہے؟

جواب: اللہ پاک آپ کی زبان مبارک کرے کہ مجھے حجِ مبرور کی سعادت نصیب ہو جائے۔ حجِ مبرور نصیب ہوا یا نہیں اس کا عِلم مشکل ہے کہ یہ صرف اللہ پاک ہی جانتا ہے کہ کس کا حج مقبول ہے اور کس کا نہیں؟ لہٰذا حجِ مبرور کی مبارک دینے سے بہتر ہے کہ صرف "حج مبارک" کہا جائے۔ نیز سنہری جالیوں کے روبرو کھڑے ہو کر کس کی مجال ہے کہ وہ ویڈیو کلپ بنائے کہ وہ مقامِ اَدب ہے اور اَدب بھی کیسا بقول شاعر:

اَدب گاہے زیرِ آسماں اَز عرش نازک تر
نَفَس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا (1)

نَفَس کے معنٰی سانس کے ہیں یعنی دَربارِ رِسالت ایسی اَدب گاہ ہے جو عرشِ عُلیٰ سے بھی زیادہ نازک مقام ہے،

---

1 ...... ترجمہ: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ اِس آسمان کے نیچے ایک ایسی عزو شرف والی ہے جو عرش سے بھی نازک ہے، یہاں جنید اور بایزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا جیسے عاشقانِ رَسُول بھی مارے اَدب کے سانس تک لینا بھول جاتے ہیں۔ (شعبہ ملفوظاتِ امیرِ اہلِ سنت)

یہاں تو جنید بغدادی اور بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِمَا جیسی ہستیاں بھی سانس روک کر آتی ہیں۔ یہاں عرش کو بطورِ مثال پیش کیا گیا ہے ورنہ اللہ پاک نے دَربارِ رِسالت مآب کو وہ مقام دیا ہے جو عرشِ مُعَلّٰی سے بھی وَرَاءُ الْوَریٰ ہے۔ جو لوگ اس بارگاہ میں حاضری کے وقت وِیڈیو کلپ وغیرہ بناتے ہیں انہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

میں اِس لائق نہیں کہ مواجہہ شریف کے قریب جاسکوں

خلیفۂ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، حضرتِ علّامہ ابو یوسف محمد شریف مُحدِّث کوٹلوی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مَرتبہ جب میں حج کرنے گیا تو مدینۂ منوّرہ زَادَھَا اللّٰہُ شَرَفاً وَّ تَعْظِیْماً کی حاضِری میں سبز سبز گنبد کے دِیدار سے مُشَرَّف ہوتے وَقت میں نے "بَابُ السَّلَام" کے قریب اور گنبدِ خضراء کے سامنے ایک سفید رِیش (یعنی سفید داڑھی) اور اِنتہائی نورانی چہرے والے بُزُرگ کو دیکھا جو قبرِ انور کی جانب منہ کر کے دو زانو بیٹھے کچھ پڑھ رہے تھے۔ معلوم کرنے پر پتا چلا کہ یہ مشہور و معروف عالِمِ دِین اور زبردست عاشقِ رَسُول حضرتِ سیِّدُنا شیخ یوسُف بن اِسمٰعیل نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہیں۔ میں ان کی وَجاہت اور چہرے کی نورانیّت دیکھ کر بہُت مُتاثِّر ہوا اور اُن کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور ان سے گفتگو کی کوشش کی، وہ میری جانِب مُتوجِّہ نہ ہوئے تو میں نے اُن سے کہا: میں ہندوستان سے آیا ہوں اور آپ کی کتابیں "حُجَّۃُ اللّٰہِ عَلَی الْعالَمِین" اور "جَواھِرُ الْبِحَار" وغیرہ میں نے پڑھی ہیں، جن سے میرے دِل میں آپ کی بڑی عقیدت ہے۔ اُنھوں نے یہ بات سن کر میری طرف مَحَبَّت سے ہاتھ بڑھایا اور مُصَافَحہ فرمایا۔ میں نے ان سے عَرض کی: حُضور! آپ قبرِ انور سے اِتنی دُور کیوں بیٹھے ہیں؟ تو رو پڑے اور فرمانے لگے: "میں اِس لائق نہیں ہوں کہ قریب جاسکوں۔" اس کے بعد میں اکثر ان کی جائے قِیام (یعنی جہاں یہ ٹھہرے تھے وہاں) حاضِر ہوتا رہا اور ان سے "سَنَدِ حدیث" بھی حاصِل کی۔ سیِّدی قطبِ مدینہ حضرتِ علّامہ شیخ ضِیاءُ الدّین احمد مَدَنی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ علّامہ یوسُف نَبہانی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی اَہلیۂ مُحتَرَمہ رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہَا کو 84 مَرتبہ نبیِّ آخِرُ الزّمان، شَہَنشاہِ کون و مکان صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کا شَرف حاصِل ہوا ہے۔(1)

اللہ پاک کی ان پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

(1)......انوارِ قطبِ مدینہ ص ۱۹۵ ملخصاً۔

عُشّاق کے انداز نرالے ہوتے ہیں

عاشقانِ رَسُول کا اپنا ہی اَنداز ہوا کرتا ہے۔اِس اُمَّت میں اپنے نبی سے محبت کرنے والے ایسے عاشق بھی ہوئے ہیں جو مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا کے داخلے سے ہی کتراتے تھے۔بعض بزرگوں کی سیرت میں ملتا ہے کہ وہ مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں داخل ہونے سے پہلے کھانا پینا بند فرمادیا کرتے اور مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں داخل ہو کر بھی کچھ کھاتے پیتے نہ تھے تاکہ ان کا پیٹ بالکل صاف ستھرا ہو جائے اور مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں پیشاب وغیرہ سے محفوظ رہیں۔ایسے بزرگوں کی داستانیں آج بھی کتابوں میں موجود ہیں، ان میں سے کئی ہستیوں کا تذکرہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہِ نے اپنے رسالے ”اِقَامَۃُ الۡقِیَامَۃ عَلٰی طَاعِنِ الۡقِیَامِ لِنَبِیِّ تِھَامَۃ“ میں کِیا ہے، جیسے ایک بزرگ کے بارے میں لکھا کہ وہ مدینۂ منورہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّتَعۡظِیۡمًا میں حاضر ہوئے تو سارا وقت کھڑے رہے۔اِسی طرح بہارِ شریعت جلد اول صفحہ نمبر 1231 پر ہے:”اگر چاہو تو مسجد نبوی میں حاضر رہو۔ سیدی ابنِ ابی جمرہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ عَلَیۡہ جب حاضرِ حضور ہوئے، آٹھوں پہر برابر حضوری میں کھڑے رہتے۔ ایک دِن بقیع وغیرہ زیارات کا خیال آیا پھر فرمایا یہ ہے اللہ پاک کا دروازہ بھیک مانگنے والوں کے لیے کھلا ہوا، اسے چھوڑ کر کہاں جاؤں۔“[1] فی زمانہ ایسے زبردست عشاق شاید ہی موجود ہوں البتہ اِس کا اِنکار نہیں کیا جاسکتا ممکن ہے کہ آج بھی ایسی ہستیاں پائی جاتی ہوں اور ہمیں ان کا عِلم نہیں۔

عشق کے لیے کسی دَلیل کی ضَرورت نہیں

کافی عرصہ پہلے قبرستان میں ایک بہت بڑی داڑھی والے صاحب ہوا کرتے تھے، ہمارے ایک اسلامی بھائی نے کسی بات پر انہیں کہہ دیا:”اللہ پاک آپ کو مدینہ دِکھائے“ یہ سنتے ہی وہ حیرانگی و تعجب سے کہنے لگے:”میں، میں مدینے جاؤں گا، میں تو مدینے نہیں جاسکتا، میں وہاں رِیح کس طرح خارج کروں گا؟“ وہ دیکھنے میں تو بالکل اَن پڑھ معلوم ہوتے تھے مگر بات اتنی بڑی کر گئے کہ سب کو چونکا دیا۔یاد رَکھیے! یہ سب عشق کے اَنداز ہوا کرتے ہیں اور عشق جب تک شریعت

[1] ...... بہارِ شریعت، ۱/۱۲۳۱، حصہ:۶۔

کے دائرے میں رہے جائز ہوتا ہے۔ اگر کوئی کہے کہ یہ عشق کا کیسا اَنداز ہے جو صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ میں سے کسی نے بھی اِختیار نہیں کیا وہ تو مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہر بھی نکلا کرتے تھے تو مسجدِ نبوی عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے باہر نہ نکلنا عشق کیسے ہو سکتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ تو اس سے یہی کہا جائے گا کہ عشق کے لیے کسی دَلیل کی ضَرورت نہیں پڑتی بس جو بھی عشق و محبت کا انداز ہو اور وہ شریعت سے نہ ٹکرائے جائز ہوتا ہے۔ اگر یہ اُصول اپنا لیا جائے کہ جو کام کسی بھی صحابی نے نہیں کیا اس کا کرنا جائز نہیں ہے تو بہت سارے مَسائل کھڑے ہو جائیں گے مثلاً کسی بھی صحابی نے مائیک پر گفتگو نہیں فرمائی، چینل بھی کسی صحابی نے نہیں کھولا بلکہ کسی چینل پر آکر کبھی بیان تک نہیں کیا اور اُردو میں بھی کسی صحابی نے وعظ و نصیحت نہیں کی، ایسی کئی باتیں ہیں جو کسی صحابی نے نہیں کیں مگر ہم کرتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ناجائز نہیں۔ یہ سب شیطانی وَسوسے ہیں جو کبھی جَشنِ وِلادت کے بِدعت ہونے کا خیال پیدا کرتے ہیں تو کبھی عاشقانِ رَسول کے اَنداز کو بِدعت قرار دیتے ہیں۔ اِس طرح کے وَسوسے اُسی وقت آتے ہیں جب عِلم کی کمی ہوتی ہے پھر شیطان ایسے لوگوں کا کان پکڑ کر ہر دوسری چیز کے بارے میں ان سے کہلوا تا رہتا ہے کہ یہ شرک ہے، وہ بدعت ہے، فلاں کام حرام ہے اور وہ چیز کُفر ہے حالانکہ اس بے چارے کو یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ شرک و بدعت کسے کہتے ہیں؟ لہٰذا تمام عاشقانِ رَسول کو چاہیے کہ وہ عُلَمائے اہلِ سنّت کَثَّرَہُمُ اللّٰہُ کے دامن سے وابستہ رہیں اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کے قدموں سے لپٹے رہیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عشق کی ساری منزلیں بآسانی طے ہو جائیں گی۔

محرم میں ناخن کاٹنا کیسا؟

سُوال: کیا محرم الحرام میں ناخن کاٹ سکتے ہیں؟ (ملتان سے سُوال)

جواب: جی ہاں! محرم الحرام شریف میں ناخن کاٹ سکتے ہیں۔

حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد

سُوال: حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد کسے کہتے ہیں؟

جواب: حقوق حق کی جمع ہے تو حقوقُ اللہ کا مطلب ہے اللہ پاک کے حقوق جیسے نماز اور روزہ وغیرہ، ان کی اَدائیگی

www.dawateislami.net

ضَروری ہے جو انہیں ادا نہیں کرتے وہ اللہ پاک کا حق ضائع کرتے ہیں۔ حقوق العباد میں بھی حقوق حق کی جمع ہے اور عباد عبد کی جمع ہے، عبد کا مطلب ہے بندہ تو حقوق العباد کا مطلب ہوا بندوں کے حقوق۔ حقوق العباد کی تعداد بہت زیادہ ہے جیسے کسی کی رَقم چھینی تو یہ اس کی حق تلفی ہوئی، والدین کی نافرمانی بھی ان کے حق کو پامال کرنا ہے، کسی کو گالی دینا، کسی کا دِل دُکھانا یا کسی کی بے عزتی کرنا بھی حقوقُ العباد کو ضائع کرنا ہے۔ کوشش یہی ہونی چاہیے کہ حقوقُ اللہ کی اَدائیگی میں بھی کمزوری نہ بَرتی جائے اور حقوق العباد میں بھی کوتاہی نہ کی جائے۔

انجانے میں ظلم ہو گیا تو کیا کیا جائے؟

سُوال: اگر انجانے میں کسی کے ساتھ ظلم و زیادتی ہو جائے بعد میں وہ وفات پا جائے اس کو کس طرح راضی کیا جائے؟

(سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر ظالم کو اپنے ظلم کا اِحساس ہوا مگر مظلوم کی وفات ہو چکی ہے تو دیکھا جائے گا کہ وہ ظلم کس نوعیت کا تھا مثلاً وہ ظلماً کسی کے پیسے کھا گیا اور اب اس مظلوم کا اِنتقال ہو چکا ہے تو اس ظالم کو چاہیے کہ وہ توبہ کرے اور وہ رَقم اس کے وُرَثا کو دیدے، اگر وُرَثا نہیں رہے یا ان تک رسائی ممکن نہیں تو جتنی رَقم تھی اس کو مالک کی طرف سے خیرات کر دے۔ اگر کسی کو گالی دی، مارا یا کسی اور طرح تکلیف دی پھر جس پر یہ ظلم کیا تھا وہ مظلوم اِنتقال کر گیا یا اس کے بارے میں کچھ نہیں معلوم کہ کہاں گیا تو ظالم کو چاہیے وہ اس کے لیے دُعائے مغفرت کرتا رہے اور اللہ پاک کی رَحمت سے یہ اُمید رکھے کہ وہ قیامت کے دِن اس سے صلح کروا دے۔ یاد رَکھیے! حقوقُ العباد کا مُعاملہ بڑا سخت ہے کہ اللہ پاک نے یہ اِختیار بندوں کو دیا ہے کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والوں کو مُعاف کریں، اب قیامت کے دِن جس بندے پر اللہ پاک کا کرم ہوا اللہ پاک اس کی مظلوم سے صلح کروائے گا اور وہ مظلوم اس کو مُعاف کر دے گا۔[1] مدنی مذاکرے میں شرکت کے دَوران بھی نہ جانے کتنے حقوق العباد تلف ہو جاتے ہوں گے مثلاً بیٹھے بیٹھے کسی نے بے خیالی میں اپنا گھٹنا برابر والے کے گھٹنے پر رکھ دیا تو وہ شروع ہو جاتا ہو گا کہ ابے اندھا ہے! کیا تجھے ہوش نہیں ہے، چل دور ہٹ کیا اتنا پھیل کر بیٹھ گیا ہے دوسروں کا بھی خیال

---

1 ...... مستدرک حاکم، کتاب الاھوال، اذا لم یبق من الحسنات ... الخ، ۵/۷۹۵، حدیث: ۸۷۵۸ ماخوذاً۔

کر! اس بے چارے کی بے خیالی میں ہونے والی غلطی پر اسے اتنی باتیں سنائی جائیں گی تو ظاہر ہے اس کی دِل آزاری تو ہو گی جو یقیناً ظلم ہے۔ اِس طرح کی دِل آزاریاں اور ظلم تو عام ہیں حتّٰی کہ حج کے موقع پر بھی یہ ظلم ہوتے ہیں۔

95 فیصد گناہ زبان کے ذَریعے ہوتے ہیں

سُوال: آپ نے زبان کے ذَریعے ظلم کی جو صورت بیان فرمائی ہے اِس طرف شاید کسی کی توجہ نہ ہو کیونکہ لوگ عموماً ظلم اسی چیز کو سمجھتے ہیں جس میں کسی کی جائیداد، مال یا رقم کھالی جائے یا پھر کسی کو تھپڑ رسید کر دیا جائے یا دھکا وغیرہ دے دیا جائے حالانکہ ان باتوں کے علاوہ زبان سے بھی ظلم ہو سکتا ہے مثلاً مسلمان کی دِل آزاری کرنا، کسی کو تکلیف دینا، مذاق اُڑانا یا سب کے سامنے کسی کو ذَلیل کر دینا جیسے چند دوست مل کر کسی ایک دوست کا اتنا مذاق بناتے ہیں کہ اس بے چارے کا حال بے حال کر دیتے ہیں حالانکہ ایک رِوایت میں کچھ اِس طرح ہے کہ ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔“[1] آپ اِس حوالے سے کیا فرماتے ہیں؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: مشہور مفسر مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: 95 فیصد گناہ زبان کے ذَریعے ہوتے ہیں۔[2] جب زبان زہر اُگلنے لگے تو گھریلو ناچاقیاں جنم لیتیں اور لڑائی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں بلکہ اِسی زبان کی بدکلامی گھر کے گھر اُجاڑ دیتی ہے۔ اگر اِسی زبان سے پیار بھری باتیں کی جائیں، کسی کو مخاطب کرنے کے لیے پیارے پیارے اسلامی بھائی کہہ کر پکارا جائے، السلام علیکم، دُعاؤں میں یاد رکھنا جیسے جملے کہیں جائیں تو اُمید ہے کبھی بھی کسی کا دِل نہ دُکھے۔

اِسی زبان سے دِل آزار جملے بھی نکالے جاسکتے ہیں جیسے ابے چل! تیرے جیسے بہت دیکھے ہیں، راستہ ناپ وغیرہ ظاہر ہے ایسے الفاظ سُن کر سامنے والے کا دِل ہی دُکھے گا۔ یاد رَکھیے! اِسی زبان سے دِل جیتا بھی جاسکتا ہے اور توڑا بھی جا سکتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں دِل جیتنے والا بنائے اور دِل توڑنے سے محفوظ رکھے۔ اے کاش! ہم اگر کسی کو راحت نہ پہنچا سکیں تو کم از کم اِیذا اور تکلیف دینے سے تو محفوظ رہیں۔

---

1 ...... بخاری، کتاب الایمان، باب المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده، ۱/ ۱۵، حدیث: ۱۰۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۳۔

زبان سے دِل دُکھنے کی ایک صورت

سُوال: کیا زبان سے اُسی وقت دِل دُکھتا ہے جب کوئی غصے میں کچھ بولے یا بغیر غصے کے بھی اگر کوئی ہنستے مسکراتے گفتگو کرے تو اس سے بھی سامنے والے کا دِل دُکھ سکتا ہے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب: ضَروری نہیں کہ صرف غصے میں ہی دِل دُکھایا جائے بلکہ غصہ ہو یا نہ ہو بعض اوقات اِنسان ایسی گفتگو کر جاتا ہے جو سامنے والے کی دِل آزاری و تکلیف کا باعث بنتی ہے جیسے بعض لوگوں کی طنز کرنے کی بہت زیادہ عادت ہوتی ہے جس کو ہم داڑھ میں بونا کہتے ہیں، وہ لوگ ہنستے ہنستے طنز کرتے ہیں جو دِل آزاری کا باعث ہوتا ہے۔ یاد رکھیے! اگر ناحق کسی کا دِل دُکھایا چاہے غصہ ہو یا نہ ہو اس میں آخرت کی بَربادی ضَرور ہے۔

”نزع“ کسے کہتے؟

سُوال: ”نزع“ کسے کہتے ہیں؟

جواب: نزع کا لفظی معنیٰ کھینچنا ہے کیونکہ حالتِ نزع میں رُوح بدن سے نکلتی ہے اِسی وجہ سے اِس کو ”نزع“ کہتے ہیں۔ نیز حالتِ نزع کو ”سکرات“ بھی کہتے ہیں یعنی جاں کَنی کے وقت رُوح کا بدن سے جُدا ہونا۔ رُوح پاؤں سے نکلنا شروع ہوتی ہے اور اوپر تک آکر سر سے نکل جاتی ہے۔ اللہ پاک وقتِ نزع آسانی فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نَزعِ رُوح میں آسانی دیں
کلمہ یاد دِلاتے یہ ہیں (حدائقِ بخشش)

نزع میں آسانی پیدا کرنے والے اَسباب

سُوال: وہ کون سے اَعمال ہیں جن کو اپنانے سے یہ اُمید کی جاسکتی ہے کہ اِن کی بَرکت سے نزع میں آسانی ہوگی؟

جواب: ایسے بہت سے اَعمال ہیں جن کو کرنے کی بَرکت سے نزع کے وقت آسانی ہو جاتی ہے مگر جو لوگ اس تکلیف سے دو چار ہوتے ہیں اس میں ان کو ثواب بھی حاصل ہوتا ہے۔ حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبدُ العزیز رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نزع کی

سختیوں میں آسانی کی دُعا بھی نہیں کرتے تھے کہ جتنی تکلیف ہو گی اتنا ہی ثواب حاصل ہو گا اور یہ تکلیف گناہوں کا کفارہ بنے گی۔[1] لیکن ہمارے لیے نزع کی تکلیف بَرداشت کرنا آسان نہیں ہے۔ اللہ پاک نزع کے وقت ہمارے لیے آسانیاں فرمائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ الۡمُعَافَاۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ یعنی ہم اللہ پاک سے دُنیا اور آخرت کی عافیت یعنی سَلامتی کا سوال کرتے ہیں۔

مِسواک کا اِستعمال نزع کی سختی میں آسانی کا باعث

نزع کے وقت جہاں سکرات کی سخت تکالیف کا سامنا ہوتا ہے وہاں اپنے اِیمان کی حفاظت بھی اِنتہائی ناگزیر ہے۔ نزع کی سختیوں میں آسانی اور اس وقت اپنے اِیمان کو محفوظ رکھنے کے لیے اپنی زندگی میں مِسواک کی عادت بنانی چاہیے کہ مِسواک کا اِسْتِعمال نزع کی سختیوں میں آسانی کا باعث ہے نیز مِسواک اِسْتِعمال کرنے والے کا خاتمہ بھی اِیمان پر ہو گا اور افیون کھانے والے کا خاتمہ بُرا ہونے کا خوف ہے۔[2] لہٰذا تمام اسلامی بھائیوں کو چاہیے کہ مِسواک کی عادت بنائیں اور جب بھی وُضو کریں تو مِسواک کی سنَّت کو نہ بھولیں۔

موت کی بہت سختیاں ہیں

(نگرانِ شُوریٰ نے فرمایا:) بخاری شریف کی حدیث ہے کہ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب مَرضِ وِصال میں تھے تو اس وقت آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: موت کی بہت سختیاں ہیں۔[3] مکتبۃ المدینہ کی کتاب "حکایتیں اور نصیحتیں" کے صفحہ نمبر 183 پر اس حدیثِ پاک کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے: ہر شخص پر موت کی سختیاں اس کے دُنیا میں کیے ہوئے اَعمال کے مُطابق ہوں گی، ان سختیوں کو "سَکْرَۃٌ" کہنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ان کے ظہور کے وقت عقلیں زائل ہو جاتی ہیں تو اِنسان ایسا ہو جاتا ہے جیسا کہ نشے میں مدہوش شخص ہوتا ہے۔ کیونکہ موت کے وقت بندے پر اس کے اچھے بُرے اَعمال ظاہر ہو جاتے ہیں جن کے مُطابق اس کو جزا ملے گی۔ پس غیبت کرنے والے کے ہونٹ آگ کی

1 ...... الزھد للامام احمد بن حنبل، اخبار عمر بن عبد العزیز، ص ۳۰۴، حدیث: ۱۸۷۱ ماخوذاً۔

2 ...... مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۷۵ ماخوذاً۔

3 ...... بخاری، کتاب الرقاق، باب سکرات الموت، ۴/ ۲۵۰، حدیث: ۶۵۱۰۔

قینچیوں سے کاٹے جائیں گے اور غیبت سننے والے کے کانوں میں جہنم کی آگ بھر دی جائے گی، ظالم کی رُوح ہر مظلوم پر تقسیم کر دی جائے گی، حرام کھانے والے کے لیے کھانے میں زَقوم (یعنی جہنم کے ایک کانٹے دار درخت کا اِنتہائی کڑوا پھل) دیا جائے گا۔ اِسی طرح نزع کی سختیوں کے وقت بندے پر اُس کے دِیگر اَعمال بھی ظاہر ہو جائیں گے اور مَیِّت پر تمام سختیاں ایک ایک کر کے گزریں گی۔ آخری سختی گزرتے وقت اس کی رُوح قبض ہو جائے گی۔ (1)

”موت“ کانٹے دار ٹہنی کی مانند ہے

اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے حضرتِ سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے اِرشاد فرمایا: ”اے کعب! ہمیں موت کے متعلق بتائیے۔“ حضرتِ سَیِّدُنا کعبُ الْاَحبار رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے عرض کی: اے اَمِیْرُ الْمُؤمِنِیْن! موت ایک ایسی کانٹے دار ٹہنی کی مانند ہے کہ جس کو کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور ہر کانٹا ایک ایک رَگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی طاقت ور شخص اس ٹہنی کو اپنی پوری طاقت سے کھینچے تو اس ٹہنی کی زَد میں آنے والی ہر چیز کٹ جائے اور جو زَد میں نہ آئے وہ بچ جائے۔ (2)

موت کے وقت کی کیفیت

حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمرو بن عاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرمایا کرتے تھے: مجھے مَرنے والے اِنسان پر تعجب ہوتا ہے کہ عقل اور زبان ہونے کے باوجود وہ کیوں موت اور اس کی کیفیت بیان نہیں کرتا۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ محترم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کا وقتِ وِصال (یعنی اِنتقال کا وقت) قریب آیا تو میں نے عرض کی: ”اے بابا جان! آپ تو ایسے ایسے فرمایا کرتے تھے۔“ تو انہوں نے اِرشاد فرمایا: اے میرے بیٹے! موت اس سے زیادہ سخت ہے کہ اس کو بیان کیا جائے پھر بھی میں کچھ بیان کیے دیتا ہوں۔ اللہ پاک کی قسم! گویا میرے کندھوں پر رَضْوَی (یَنْبُع کا ایک مشہور پہاڑ) اور تہامہ کے پہاڑ رکھ دیئے گئے ہیں یعنی پہاڑ جتنا وزن رکھ دیا گیا ہے اور گویا میری رُوح سوئی کے ناکے سے نکالی جا رہی ہے، گویا میرے پیٹ میں ایک کانٹے دار ٹہنی ہے اور گویا آسمان زمین سے مل گیا ہے اور

1...... الروض الفائق، المجلس السادس عشر، ص۹۸۔

2...... احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ومابعدہ، الباب الثالث: فی سکرات الموت... الخ، ۵/۲۱۰۔

میں ان دونوں کے دَرمیان ہوں۔[1]

ایک رُباعی کی تشریح

سُوال: اِس شعر کی تشریح فرما دیجیے: (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

کس دَرجہ ہے روشن تنِ محبوبِ اِلٰہ
جامہ سے عیاں رنگِ بدن ہے وَاللہ
کپڑے یہ نہیں میلے ہیں اس گل کے رضا
فریاد کو آئی ہے سیاہیِ گناہ (حدائقِ بخشش)

جواب: "کس دَرجہ ہے روشن تنِ محبوبِ اِلٰہ" پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا لباس مُبارک اِس قدر روشن ہے کہ اس سے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بدن مبارک کی رَنگت ظاہر ہو رہی ہے۔ پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مُبارک لباس کو میل کچیل سے کیا نسبت یہ میل نہیں ہے بلکہ اُمَّت کے گناہ گاروں کے گناہوں کی سیاہی ہے، کیونکہ اُمَّتی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دامن سے لپٹ کر شفاعت کی بھیک اور خیرات مانگ رہے ہیں۔

پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا نور ہیں

سُوال: اِس شعر کا مطلب بھی بتا دیجیے: (رُکنِ شُوریٰ کا سُوال)

میل سے کس دَرجہ ستھرا ہے وہ پتلا نور کا
ہے گلے میں آج تک کورا ہی کُرتا نور کا (حدائقِ بخشش)

جواب: پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا نور ہیں میل تو آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے قریب بھی نہیں بھٹکتا حتّٰی کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب بھی کُرتا زیبِ تن فرمایا وہ ہمیشہ اُجلا اُجلا ہی رہا کبھی بھی میلا نہیں ہوا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی محبت بھری زبان ہے۔

---

1 ...... مستدرک، کتاب معرفة الصحابة، باب وصف الموت فی حالة النزع، ۵۶۹/۴، حدیث: ۵۹۲۹۔

وہ کمالِ حُسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دور ہے یہی شمع ہے کہ دُھواں نہیں (حدائقِ بخشش)

"وہ کمالِ حسنِ حضور ہے" کمال کے معنیٰ ہیں پورا ہونا کمپلیٹ ہونا، یعنی میرے محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حسن یعنی خوبصورتی ایسی کامل واکمل ہے کہ اِس میں خامی ہونا تو کجا اس میں تو خامی کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور دُنیا میں جتنی بھی شمع ہیں سب میں دُھواں ہوتا ہے اور یہی دُھواں اس شمع کا عیب ہے کہ اگر کوئی بھی چمک دار کپڑا اس دُھوئیں کے قریب ہو تو تھوڑی ہی دیر میں اس پر سیاہ دَھبا آجائے گا۔ یوں ہی پھول کے اِردگرد کانٹے ہوتے ہیں جو اپنے چھونے والے کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں لیکن قربان جائیں میرے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر کہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ شمع ہیں جس میں کوئی دُھواں نہیں اور وہ پھول ہیں کہ جس میں کوئی کانٹا نہیں۔

مقدس ہستیوں کا ذِکر اچھے سے اچھے الفاظ میں ہونا چاہیے

سُوال: آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے متعلق کوئی کلام کیا جائے تو لفظوں کا اِنتخاب کیسا ہونا چاہیے؟ جیسا کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے بہت ہی پیارے انداز سے اِس تمنا کا اِظہار فرمایا:

طوبےٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو رُوحِ قدس سے ایسی شاخ (حدائقِ بخشش)

نیز انبیائے کِرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اور صحابۂ کِرام رَضِیَ اللہُ عَنْھُمْ کے مُبارک ذِکر کے وقت اپنی زبان کو کس قدر اَدب کے سانچے میں ڈھالنا چاہیے؟ (نگرانِ شُوریٰ کا سُوال)

جواب:

ہزار بار بَشُوْیَم دَہَنْ بِمُشْک و گلاب
ھُنُوْز نام تُو گُفْتَنْ کمال بے اَدَبی است

یعنی میں اپنی زبان کو چاہے ہزار بار مشک و گلاب سے دھو کر اے آقا! آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام لوں تب بھی

یہ بے اَدبی ہے کہ میری زبان کو سات کیا ہزار سمندر بھی دھولیں پھر بھی وہ اس قابل نہیں ہو سکتی کہ آپ کا نام لوں۔ یہ عشق و محبت کی بات ہے۔ جیسے اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نے فرمایا:

طوبیٰ میں جو سب سے اونچی نازک سیدھی نکلی شاخ
مانگوں نعتِ نبی لکھنے کو رُوحِ قدس سے ایسی شاخ (حدائقِ بخشش)

طوبیٰ یہ جنَّت کا سب سے اونچا دَرخت ہے۔[1] اعلیٰ حضرت رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه نعتِ رَسُول لکھنے کے لیے جبریلِ امین عَلَيْهِ السَّلَام سے جنَّت کے سب سے اونچے دَرخت کی سب سے اونچی نازک اور سیدھی شاخ طلب فرما رہے ہیں کہ وہ دیجیے تاکہ میں اس سے نعت شریف لکھوں۔ یہ بھی عشق ہی کا ایک اَنداز ہے اور اِنسان پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے عشق و محبت میں جتنا آگے بڑھتا جائے جب تک شریعت کی حد میں ہو اَحْسَن اَحْسَن اَحْسَن یعنی بہت اچھا ہے لیکن جہاں شریعت کی حد توڑ کر عشق کیا تو وہ عشق نہیں بلکہ شیطانیت ہے۔ بہر حال پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے تعلق سے کوئی بھی بات کرنی ہو تو اَلفاظ اچھے ہونے چاہئیں۔ اچھے اَلفاظ و کلمات عاشقانِ رَسُول عُلَمائے کِرام كَثَّرَهُمُ اللهُ السَّلَام کی صحبت سے ملیں گے، اِس کے علاوہ ہر طرف مایوسی اور اندھیرا چھایا ہوا ہے لٰہذا اپنے اِیمان و عقیدے کی حفاظت کرنی ہے تو عاشقانِ رَسُول کی صحبت اِختیار کرنا شروع کر دیجیے۔ اس کا بہترین ذَریعہ دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اِجتماعات اور ہفتہ وار مدنی مذاکرات میں شرکت کرنا ہے، مَدَنی قافلوں میں بھی سفر کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ اِس حوالے بے شمار معلومات حاصل ہوں گی کیونکہ پیارے آقا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لیے کمزور الفاظ بعض اوقات معلومات کی کمی کی وجہ سے بھی نکل جاتے ہیں۔

کیا عمرے کے لیے جمع کی گئی رَقم کو خرچ کر سکتے ہیں؟

سُوال: اگر کسی نے عمرے کی نیت سے کچھ رَقم جمع کی مگر کسی دوسرے کام میں خرچ کرنے کی ضَرورت پڑ گئی تو وہ رَقم اس جائز کام میں خرچ کر سکتے ہیں؟ (سوشل میڈیا کے ذَریعے سُوال)

جواب: اگر وہ رَقم اپنی ملکیت میں ہو تو خرچ کر سکتے ہیں بلکہ اس پر زکوٰۃ فرض ہوئی تو اس کی بھی اَدائیگی کرنی ہو گی۔

---

1 ...... معجم کبیر، عامر بن زید البکالی... الخ، ۱۷/۱۲۷، حدیث: ۳۱۲ ماخوذاً۔

فہرست

عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	1
دُعا میں دِل نہ لگنے کی کیا وجہ ہے؟	1
کیا نیکیوں میں دِل لگنے میں طبیعت کا بھی دَخل ہے؟	2
رِشتہ جوڑتے وقت دِینی فوائد کو ترجیح دیجیے	3
اپنے کیے کا کوئی علاج نہیں	4
کیا مَصائب کا آنا اللہ پاک کی ناراضی کے سبب ہے؟	5
اگر ساس طعنے دے تو بہو کیا کرے؟	6
امیرِ اہلِ سنّت کی مواجہہ شریف پر حاضری کی ویڈیو نہ آنے کی وجہ	7
میں اِس لائق نہیں کہ مواجہہ شریف کے قریب جاسکوں	8
عُشّاق کے انداز نرالے ہوتے ہیں	9
عشق کے لیے کسی دَلیل کی ضَرورت نہیں	9
محرم میں ناخن کاٹنا کیسا؟	10
حقوقُ اللہ اور حقوقُ العباد	10
انجانے میں ظلم ہو گیا تو کیا کیا جائے؟	11
95 فیصد گناہ زبان کے ذَریعے ہوتے ہیں	12
زبان سے دِل دُکھنے کی ایک صورت	13
"نزع" کسے کہتے؟	13
نزع میں آسانی پیدا کرنے والے اَسباب	13
مِسواک کا اِستعمال نزع کی سختی میں آسانی کا باعث	14
موت کی بہت سختیاں ہیں	14
"موت" کانٹے دار ٹہنی کی مانند ہے	15
موت کے وقت کی کیفیت	15
ایک رُباعی کی تشریح	16
پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سراپا نور ہیں	16
مقدس ہستیوں کا ذِکر اچھے سے اچھے الفاظ میں ہونا چاہیے	17
کیا عمرے کے لیے جمع کی گئی رَقم کو خرچ کر سکتے ہیں؟	18

ماخذ و مَراجع

قرآنِ مجید	کلامِ الٰہی	****
کتاب کا نام	مصنف / مؤلف / متوفی	مطبوعات
کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۳۲ھ
بخاری	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ
ترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت
ابن ماجہ	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ
معجم کبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۲ھ
المستدرک علی الصحیحین	امام ابو عبدُ اللہ محمد بن عبدُ اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
الزھد	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید قاھرہ مصر
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور
الروض الفائق	الشیخ شعیب حریفیش، متوفی ۸۱۰ھ	دار احیاء التراث العربی بیروت
احیاء العلوم	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ	دار صادر بیروت ۱۴۲۰ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ کراچی ۱۴۲۹ھ
انوارِ قطبِ مدینہ	جناب خلیل احمد رانا صاحب	برکاتی پبلیشرز کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کے لیے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لیے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''غور وفکر'' کے ذریعے **مَدَنی اِنعامات** کا رسالہ پُر کرکے ہر اسلامی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ۔

ISBN 978-969-631-642-8
0125728

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، کراچی
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net